یہ کتاب سرکار بنگلور و کورگ، صوبہ برما، صوبہ مدراس، صوبہ بمبئی اور ریاست میسور کے
محکمہ ہائے تعلیم میں منظور ہو چکی ہے

ارکان القرآن

از

واحد لاخانہ

۲۵۱ جدید ممبو بازار بنگلور سٹی

[0—2—0

اس کتاب پر

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال

کی رائے

"اس سلسلہ کے لئے میں مبارکباد کہتا ہوں۔ آپ کا مقصد بلند ہے۔"

اس کتاب پر

آنریبل جسٹس ڈاکٹر سر ایس ایم سلیمان نائٹ

ایم اے۔ ایل ایل ڈی چیف جسٹس الہ آباد

کی رائے

"بہترین کتاب ہے۔"

اس کتاب پر

ڈاکٹر وحید مرزا ایم اے

پی۔ ایچ۔ ڈی۔ آف عربک ڈپارٹمنٹ

یونیورسٹی آف لکھنؤ کی رائے

"یہ کتاب بچوں کے لئے ایک نعمت ہے"

اس کتاب پر

ڈاکٹر ایم بی۔ رحمان

ایم اے۔ پی ایچ۔ ڈی پرنسپال

اسمعیل کالج بمبئی کی رائے

"نہایت اچھی کتاب ہے"

فہرس

تمہید

عزیز بچو! پیاری بچیو! اللہ پاک ہے۔ اسی لئے وہ پاکوں سے محبت کرتا ہے۔ اور ناپاکوں سے اسے نفرت ہے۔ تم بھی اپنی زندگی کو پاک بناؤ تو اللہ پاک تم سے محبت کرنے لگے، اور تمہاری دنیا و دین سنور جائیں۔ پانچ چیزوں کی پاکی سے انسانی زندگی پاک بنتی ہے۔ قالؑ۔ حالؑ۔ خصالؑ۔ مالؒ اور اعمالؒ۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک کے ذریعے جو قرآن پاک نازل فرمایا، اس کے پانچ رکن ہیں۔ ان کا نام ارکان القرآن یا ارکان اسلام ہے۔ ان میں پہلا رکن کلمۂ طیبہ (پاک بات) قال کی پاکی کے لئے، دوسرا رکن، نماز حال کی پاکی کے لئے، تیسرا رکن روزہ، خصال کی پاکی کے لئے، چوتھا رکن زکواۃ، مال کی پاکی کے لئے؛ اور پانچواں رکن، حج، اعمال کی پاکی کے لئے۔ اس کتاب میں ترتیب کے ساتھ ان ارکان کے صرف طریقے لکھے جاتے ہیں انکی حقیقتیں کتاب "حقائق القرآن" میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر تم بھی ہر روز صبح کی نماز کے بعد قرآن پاک کی ایک ایک آیت تلاوت کرو، اس کا ترجمہ یاد رکھ کر صبح کی ہوا خوری کے وقت اس کے مطلب پر غور کیا کرو، تو تمہارا دماغ خود بخود پاک ہونے لگیگا۔ تم اللہ کو چاہو گے، اللہ تم کو چاہے گا۔

پہلا رکن

کلمہ

پہلا رکن کیا ہے؟ کلمۂ طیبہ۔ یعنے یہ کہنا اور یقین کرنا کہ تمام مخلوق کا رب صرف ایک خدا ہے۔ اور نجات دہندۂ عالم ناخدائے کشتیٔ بنی آدم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے رسولؐ ہیں۔ پس اپنے پیدا کرنے والے اور اُس کے پیغام کا اقرار کرنا، کلمۂ طیبہ (پاک بات) یا قال کی پاکی ہے۔ دیکھا تم نے! قال کی پاکی اسلام کا پہلا رُکن ہے!! الحمد للہ

ارکانِ قرآن کے آنے والے سبقوں میں فرض، واجب وغیرہ جیسے لفظ تمہیں ملینگے، اِن لفظوں کا مطلب تم یہیں سمجھ لو تو بہتر ہو۔ تاکہ سبقوں کے وقت تمہیں زیادہ تکلیف نہ ہو۔

اسلامی حکموں کی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض[1]۔ واجب[2]۔ سنت[3] مستحب[4]۔ حرام[5]۔ مکروہِ تحریمی[6]۔ مکروہِ تنزیہی[7]۔ مباح[8]۔

فرض وہ ہے جس کا قرآن میں صاف صاف ذکر ہو۔ اس

کا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ اور منکر کافر۔ فرض کی دو قسمیں ہیں۔ فرضِ عین اور فرضِ کفایہ۔ فرضِ عین وہ ہے جو سب پر لازم، اور جس کو ترک کر کے ایک آدمی فاسق اور عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔ جیسے نماز وغیرہ۔ فرضِ کفایہ وہ ہے جس کا کرنا سب پر ضروری نہیں۔ بعض کرینگے تو سب پر سے ادا ہو جائے گا، اور کوئی نہ کریگا تو سب گنہگار ہوں گے۔ جیسے نمازِ جنازہ، جہاد، جوابِ سلام وغیرہ۔

واجب وہ ہے جو دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو (دلیلِ ظنّی وہ ہے جس میں دوسرا ضعیف احتمال بھی ہو، اور وہ دلیل قطعی سے دوسرے درجہ میں ہو) بغیرِ عذر کے اُس کا ترک کرنے والا بھی فاسق ہے۔ اور اُس کا منکر بھی فاسق۔

سنّت آنحضرت کے قول وفعل کو کہتے ہیں۔ اُس قول وفعل کو بھی سنّت کہتے ہیں جو آپ کے روبرو کیا گیا۔ جس کو دیکھ کر آپ نے رضامندی ظاہر کی، یا خاموش رہے ہوں۔ سنّت کی دو قسمیں ہیں۔ مؤکدہ۔ غیر مؤکدہ۔

سنت مؤکدہ وہ فعل ہے جسے آنحضرتؐ نے بغیر عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو۔ اس کا حکم بھی عملاً واجب کا سا ہے۔

سنتِ غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جسکو حضور نے کبھی کیا اور کبھی چھوڑا ہو۔ اس کے کرنے والے کو ثواب ہے اور نہ کرنے والے پر کوئی عذاب نہیں۔

مستحب وہ ہے جسکے کرنے میں ثواب ہے اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔ اسے نفل بھی کہتے ہیں۔

حرام وہ ہے جس کی قرآن میں صاف صاف ممانعت ہو۔ اس کا منکر کافر ہے۔ اور کرنے والا فاسق۔

مکروہِ تحریمی وہ ہے جس کے کرنے میں نقصان کا ڈر ہو۔ اس کا منکر فاسق اور کرنے والا گنہگار ہے۔

مکروہِ تنزیہی وہ ہے جس کا چھوڑ دینا مفید ہو۔

مباح وہ فعل ہے جس کے کرنے کی اجازت ہو۔

دوسرا رکن

نماز

پہلی فصل نماز کے کُل فرض تیرہ ہیں۔ ان میں سے چھ شرائط ہیں۔ اور سات ارکان۔ پہلی فصل میں شرائط کا بیان ہوگا اور دوسری میں ارکان کا۔

شرائط یہ ہیں:۔ (۱) بدن کی پاکی (۲) لباس کی پاکی، (۳) جگہ کی پاکی، (۴) ستر (۵) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ (۶) نیت

بدن۔ لباس اور جگہ کی پاکی کے سمجھنے کے لئے یہ معلوم کرلینا چاہیئے کہ ناپاکی یا نجاست کس کو کہتے ہیں۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ غلیظہ۔ اور خفیفہ۔ غلیظہ وہ ہے، جو قرآن یا حدیث سے ثابت ہو۔ جیسے خون یا آدمیوں کا پیشاب وغیرہ ان کے سوا جو نجاستیں ہیں، وہ خفیفہ ہیں۔ جیسے حرام پرندوں کی بیٹ وغیرہ۔ غلیظہ ایک درم تک، اور خفیفہ چوتھائی تک لگ جائے تو معاف ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

پانی دہ در دہ یعنے سو مربع گز (شرعی گز جو سات مٹھی کا ہوتا

ہے) پانی نجاست کے گرنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ اِس نجاست کی بُو، رنگت، یا اُس کا مزہ پانی میں ظاہر نہ ہو۔ جو پانی کسی چیز کے مِلنے سے گاڑھا ہو جائے، یا اپنی معمولی حالت سے بدل جائے تو اُس سے غسل یا وضو جائز نہیں۔ باقی نجاستیں اِس سے دُور ہو سکتی ہیں۔ کسی جانور کے گِر کر مر جانے سے کنواں نجس ہو جاتا ہے۔ اگر جانور چڑیا سے چھوٹا ہو تو بیس ڈول۔ اور مُرغی کے برابر ہو تو چالیس ڈول پانی نکال دیا جائے۔ اگر جانور اس سے بڑا ہے۔ پھٹ یا پھُول گیا ہے۔ یا اور کوئی بڑی نجاست پڑ گئی ہے تو کُل پانی نکال دیا جائے۔ اگر تمام پانی نکالا نہ جا سکے تو کم از کم دو تین سو ڈول پانی نکال دیا جائے۔

اِستنجا۔ پیشاب اور پاخانے کے بعد ڈھیلوں سے اِستنجا کر کے اچھی طرح پانی سے دھونا چاہئے۔

بدن دو طرح سے ناپاک ہوتا ہے۔ حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر سے۔ حدثِ اصغر کو دُور کرنے کے لئے وضو، اور حدثِ اکبر کو دُور کرنے کے لئے غسل کیا جاتا ہے۔ اگر پانی میسر نہ ہو تو ان کی جگہ تیمم کیا جائیگا۔

وضو - وضو کا طریقہ یہ ہے کہ کسی پاک اور اونچی جگہ (تاکہ چھینٹیں اوپر نہ آئیں) ہو سکے تو قبلہ کی طرف منہ کئے بیٹھ کر وضو کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین دفعہ دھونے چاہئیں پھر منہ میں پانی لے کر کلی اور مسواک کی جائے - پھر دائیں ہاتھ سے ناک میں تین بار پانی لے کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اُسے صاف کیا جائے - پھر تمام چہرے کو پیشانی کی ابتدا سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لوؤں تک تین بار دھویا جائے، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے جائیں - پھر سر کانوں اور گردن کا مسح کیا جائے - اس کے بعد دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھوئے جائیں - ایک وضو سے جب تک کہ وہ نہ ٹوٹے، جتنی نمازیں چاہو، پڑھ سکتے ہو - مگر ہر نماز کے لئے تازہ وضو بہتر ہے - وضو میں چار فرض، چودہ سنت، دو مستحب اور پانچ نواقض یعنے وضو کو توڑنے والی چیزیاں ہیں -

فرض - تمام منہ دھونا - دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا - چوتھائی سر کا مسح کرنا - دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا - اعضائے وضو کی

کوئی بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہنی چاہئے۔

سنت نیت کرنی۔ تسمیہ پڑھنا۔ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ تین بار کُلّی کرنی۔ مسواک کرنی، تین بار ناک میں پانی ڈالنا تمام سر اور کانوں کا مسح کرنا۔ داڑھی اور دونوں ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ ہر عضو کو ترتیب سے دھونا۔ پے درپے اس طرح دھونا کہ ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالا جائے۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

مُستحب۔ گردن کا مسح کرنا۔ ہر دائیں عضو کو بائیں عضو سے پہلے دھونا۔

نواقِض یعنے وضو کو توڑنے والی۔ پاخانہ یا پیشاب یا اُن کے راستوں سے کسی چیز کا نکلنا۔ بدن کے کسی مقام سے خون یا مواد کا بہنا۔ مُنہ بھر کر قے آجانا۔ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ بیہوش ہو جانا وغیرہ چیزیں ہیں۔

غسل۔ کوئی عذر نہ ہو تو، روزانہ غسل کی عادت ڈالو۔ اگر گرم پانی ہو تو بند جگہ غسل کرو۔ اُس کا طریقہ یہ ہے کہ آڑ کی جگہ پر پاک

کپڑا باندھ کر پہلے استنجا، پھر وضو کیا جائے، پھر بدن میں کہیں نجاست لگی ہوئی ہو تو اُسے دھو دیا جائے۔ پھر سارا بدن اچھی طرح ملنے کے بعد بدن پر تین دفعہ اس طرح پانی بہایا جائے، کہ بدن کا کوئی بال برابر حصہ بھی خشک نہ رہے۔ مگر پانی اسراف نہ کیا جائے۔

غُسل میں فرض تین اور سُنتیں پانچ ہیں۔

فرض منہ میں پانی ڈالنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ سارے بدن پر پانی ڈالنا۔

سنتیں۔ دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ آگے پیچھے کی دونوں راہوں کا دھونا۔ بدن کی نجاست کا دھونا۔ وضو کرنا۔ سارے بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسلِ میت۔ میت کے غسل کا طریقہ یہ ہے کہ بیری کی پتی ڈال کر یا یونہی پانی گرم کر لیا جائے۔ مُردے کو تختہ پر لٹا کر کپڑے اُتار دئے جائیں۔ مگر ستر ڈھنکا رہے۔ بدن میں کہیں نجاست لگی ہو تو اُسے اور داڑھی اور سر کو دھویا جائے۔ اس کے بعد

منہ اور ناک میں پانی ڈالے بغیر وضو کرایا جائے۔ پھر مُردے کو بائیں کروٹ لٹاکر اچھی طرح پانی بہایا جائے۔ پھر دائیں کروٹ لٹاکر پانی بہایا جائے۔ پھر ٹیک دے کر بٹھاکر پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں۔ کچھ نکلے تو دھو ڈالا جائے۔ پھر جسم کو کپڑے سے پونچھ کر داڑھی اور سجدے کے اعضا پر خوشبو ملی جائے۔

تیمم۔ اس کے چار فرض ہیں۔ نیت۔ خاک کا پاک ہونا۔ ہاتھوں کو منہ پر ملنے کے لئے یکبارگی مارنا۔ دونوں ہاتھ مار کر تیمم کرنا زمین کی جنس سے تیمم جائز ہے۔ جیسے مٹی۔ ریت۔ چونا۔ گچ وغیرہ۔ جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں، وہ تیمم کو بھی توڑتی ہیں۔ کافی پانی مل جائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔ پانی نہ ملے، یا وضو یا غسل سے ضرر کا خوف ہو تو تیمم کیا جاتا ہے۔ وضو اور غسل دونوں کی نیت کرکے تیمم کیا جا سکتا ہے۔ تیمم کا طریق یہ ہے کہ تیمم کی نیت کرکے پاک مٹی پر پہلے دونوں ہاتھ مار کر ایک دفعہ سارے منہ پر بال جمنے کی جگہ سے تھوڑی کے نیچے تک، اور کان کی ایک لو سے دوسری تک ملیں۔ پھر دوسری بار ہاتھ مار کر، دونوں

ہاتھ کہنیوں سمیت مَلیں۔ پہلے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کا مسح اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کیا جائے۔ اور کلمۂ شہادت پڑھیں۔ وضو میں جس قدر مُنہ اور ہاتھ دھونا تھا، یہاں اس پر اسی قدر مسح ہو جائے۔

ستر ناف سے گھٹنوں تک بدن جسے ستر کہتے ہیں، ڈھانپنا فرض، اور نماز کی شرطوں سے ہے۔ باقی لباس اختیاری ہے جیسا چاہے، پہنا جائے۔ مگر اپنے بھائیوں کے بنائے ہوئے کپڑے کا بالکل سادہ سستا اور ستھرا لباس پہننے میں ہزاروں فائدے ہیں۔ عورتوں کو مُنہ، دونوں ہاتھ، اور پاؤں کے پنجوں کے سوا تمام بدن چھپانا چاہئے۔

قبلہ نمازیں کعبۂ شریف کی طرف مُنہ کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ نماز سے پہلے سمت کعبہ یعنے قبلہ کے رُخ کا جان لینا ضروری ہے شک کی صورت میں جس طرف گمان غالب ہو مُنہ کر کے پڑھ لی جائے۔

نیت، نماز سے پہلے فرض، واجب، سنت، نفل، جمعہ، تراویح

عیدین، نمازِ جنازہ، غرض جو نماز، اور جتنی رکعتیں تنہا، یا امام کے پیچھے پڑھنی ہوں، ان کی ویسی نیت کر لی جائے۔ مثلاً یوں نیت کی جائے، کہ میں فلاں وقت کی فلاں نماز، اتنی رکعتیں (اس امام کے پیچھے اگر امام ہو تو) قبلہ کی طرف منہ کئے اللہ کے لئے پڑھتا یا پڑھتی ہوں۔

بدن، لباس، جگہ کی پاکی، ستر، قبلہ، اور نیت۔ نماز کی ان چھے شرطوں کا بیان ہو چکا۔ اب اگلی فصل میں نماز کے رُکنوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

دوسری فصل

نماز کے رُکن سات ہیں۔ تکبیر۔ قیام۔ قرأت۔ رکوع۔ سجود۔ قعدۂ آخری۔ نماز سے ارادۃً باہر آنا۔ ان سب کا بیان، تفصیل کے ساتھ آگے آتا ہے۔ کُل نمازوں کی رکعتوں کی تعداد، مستحب وقت، اور انتہائے وقت، فرض، واجب سُنّت، مفسد، اور افعالِ نماز، وغیرہ ذیل کے نقشے سے اچھی طرح معلوم ہو سکتے ہیں۔

تعداد رکعات | اوقات

نام	فرض	واجب	سنت	نفل	ابتدائے وقت	انتہائے وقت	وقتِ مستحب
فجر	۲	۰	۲	اس وقت نفل منع ہے	صبح صادق	طلوعِ آفتاب	جب روشنی ہو چکے
ظہر	۴	۰	۴+۲	۲	دوپہر ڈھلے سے	دو چند یا ایک چند سایہ ہونے تک	گرمیوں میں کچھ توقف ہے، جاڑوں میں عجلت افضل ہے
عصر	۴	۰	فرض سے پہلے چار	بعد عصر نفل منع	ظہر کے بعد سے	غروبِ آفتاب تک	جبتک آفتاب زرد نہو، اور ابر میں عجلت ہے
مغرب	۳	۰	۲	۲	بعد غروب آفتاب	غروبِ شفق سفید یا سُرخ تک	بہت عجلت کرے مگر ابر میں توقف ہے
عشا	۴	۳	۴+۲	۲	مغرب کے بعد	آدھی رات تک اگر سو جائے تو آدھی رات کے بعد مکروہ ہے	تہائی رات تک اور ابر میں عجلت چاہئے
جمعہ	۲	۰	۴+۲+۴	۲	بعینہٖ ظہر کا وقت	دو چند یا ایک چند سایہ ہونے تک	مسئلہ: مریض اور معذور گھر میں ظہر بے جماعت پڑھ لے
عیدین	۰	۲	۰	۰	بعد طلوعِ آفتاب	دوپہر تک	عجلت

ضروریاتِ نماز

اِس میں نماز کے فرض۔ واجب۔ سنّت۔ مکروہ اور مُفسد کا بیان کیا جاتا ہے۔

فرض۔ پاکی تمام بدن کی۔ پاکی کپڑے کی۔ پاکی جائے نماز کی۔ ستر ڈھانپنا۔ وقت پر نماز پڑھنا۔ قبلہ کی طرف مُنہ کرنا۔ نیّت کرنا۔ تکبیرِ تحریمہ۔ نمازِ جمعہ میں خطبہ۔ جمعہ اور عیدین میں جماعت۔ قیام۔ قرأت یعنے قرآن کچھ پڑھنا۔ رکوع۔ سجدہ قعدۂ اخری۔ اپنے کسی کام سے نماز کو تمام کرنا۔

واجب۔ سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ سورت ملانا۔ التحیات۔ قعدۂ اولےٰ۔ ترتیب۔ تعدیل۔ سلام۔ امام کا عشا، مغرب اور فجر کی دو دو رکعتوں میں قرأت بہ آواز بلند پڑھنا۔ باقی میں آہستہ پڑھنا۔ وتر میں دُعائے قنوت پڑھنا۔ عیدین کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے، اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے تین تین بار اللہ اکبر کہنا، اور پھر رکوع کی تکبیر اور یہ تکبیر

ہر نماز میں سنت ہے۔

سنتیں رفع یدین یعنے تکبیر تحریمہ، تکبیر قنوت اور عیدین کی تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ اُٹھا کر انگوٹھوں سے کانوں کی لو کو چھُونا۔ ہاتھ باندھنا۔ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے ہُوئے تکبیر کہنی۔ ثنا۔ تعوذ اور تسمیہ پڑھنا۔ آمین کہنا۔ رکوع میں تین، پانچ، یا سات بار تسبیح پڑھنا، رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا۔ تسمیع۔ تحمید۔ قومہ سجدہ میں تین، پانچ یا سات بار تسبیح پڑھنا۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ قعدہ، درود، دُعا۔ پہلے دائیں۔ پھر بائیں طرف سلام کہنا۔

مکروہ - مرد کا کپڑا لٹکانا۔ کپڑے کو مٹّی سے بچانا۔ کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔ بالوں کو جمع کرنا۔ انگلی چٹخانا۔ گردن پھیر کر دیکھنا۔ سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کا مکرر ہٹانا۔ کتے کی بیٹھک بیٹھنا۔ سجدہ میں دونوں بازو بچھا دینا۔ بلا عذر چار زانو بیٹھنا۔ تنہا امام کا محراب میں کھڑا ہونا۔ یا امام

کا بلند اور مقتدیوں کا نیچے یا اس کے خلاف کھڑے ہونا صف میں جگہ کے ہوتے ہوئے پیچھے کھڑا ہونا۔ تصویر کا روبرو یا دائیں بائیں ہونا۔ کاہلی سے ننگے سر نماز پڑھنا۔ بُرے کپڑوں میں نماز پڑھنا۔ نماز میں پیشانی کا کھُجلانا۔ آسمان پر نظر کرنی۔ عمامہ پر سجدہ کرنا۔ آیتوں کا گننا۔ تصویر دار کپڑا پہننا وغیرہ۔

مفسد، یعنے نماز کو توڑنے والی باتیں:۔ بات کرنی، قصداً سلام کرنا، یا جواب سلام دینا۔ آہ یا اُف کہنا۔ کسی مُصیبت یا درد کی وجہ سے آواز سے رونا۔ بغیر عذر کے کھانسنا۔ چھینک کا جواب دینا۔ اچھی بُری، یا عجیب خبر کا جواب دینا۔ امام کے سوا دوسرے کو قرأت بتانا۔ قرأت دیکھکر پڑھنا۔ نجس جگہ سجدہ کرنا۔ جو چیزیں حاصل کی جا سکتی ہیں ان کا خدا سے مانگنا۔ کھانا پینا، عمل کثیر کرنا وغیرہ۔

افعالِ نماز

افعالِ نماز	فرض	واجب	سنت
رکوع	اِس قدر جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں	اطمینان سے رکوع کرنا	سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیْم تین بار کہنا۔ ہاتھ گھٹنے پر رکھے اور انگلیاں کشادہ رہیں۔ پیٹھ اور سر برابر رہے
قومہ	×	...	سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہونا
سجدہ	ناک اور پیشانی زمین پر رکھنا	اچھی طرح اطمینان سے	سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی تین بار کہہ کر پھر بیٹھکر سجدہ کرنا۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں
قعدہ اولےٰ	×	بعد دو رکعت کے بقدر التحیات بیٹھنا اور التحیات پڑھتے ہی فوراً کھڑے ہو جانا	دو زانو بیٹھنا
قعدہ اخیرہ	جب سب رکعتیں تمام ہوں بقدر التحیات کے بیٹھنا	التحیات پڑھنا	دُرود اور دُعا پڑھنا دو زانو بیٹھنا
خروج بصنعہ	نماز ختم ہوتے ہی کاروبار میں لگ جانا	اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحمۃُ اللّٰہ کہنا	پہلے دائیں، پھر بائیں طرف مُنہ پھیرنا

اذان و اقامت جمعہ اور پنج وقتہ نمازوں کے لئے اذان
کہنی سنت مؤکدہ ہے۔ نفل، جنازہ، عیدین کی نماز یا عورتوں
کی نماز کے لئے اذان کہنی سنت نہیں ہے۔ اذان کا نماز کے
وقت کہا جانا سنت ہے۔ اذان کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن یا جو
شخص اذان کہنی چاہے کسی اونچی جگہ پر قبلہ رُو کھڑا ہو کر
شہادت کی دونوں انگلیاں کانوں میں دئے ہوئے ٹھہر ٹھہر
کر بلند اور خوش آواز سے اذان کہے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے
تو دائیں طرف منہ پھیرے۔ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو بائیں طرف
اگر صبح کی اذان ہو تو حی علے الفلاح کے بعد دوبار اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہے۔ اذان ختم ہونے پر اذان کی دعا پڑھے۔
اذان کے وقت لوگوں کو چلنا پھرنا نہ چاہئے۔ سننے والا اذان
کے الفاظ آہستہ آہستہ دہرائے۔ حی علی الفلاح پر لَاحَوْلَ وَ
لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ اذان پوری ہو چکے، تو اذان کی دعا
پڑھے، فرض نمازوں کے لئے اقامت کہنی ضروری ہے۔ اذان
اور اقامت میں فرق اس قدر ہے۔ کہ اقامت میں حی علی الفلاح

کے بعد دو بار قد قامت الصلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ اور اذان میں ہر جملہ دیری کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ مگر اقامت میں جلد جلد، جب اقامت کہنے والا حیّ علی الفلاح پر پہنچے، تو امام کھڑا ہو جائے، اور مقتدی صف درست کرلیں۔ قد قامت الصلوٰۃ پر امام قبلے کی طرف منہ کرکے نماز شروع کرے۔

طریق نماز بدن، جگہ، کپڑے کی پاکی کے بعد باوضو، خدا کی طرف دل کئے ستر چھپائے ہوئے نیت کرکے نماز شروع کی جائے، مرد کا ناف سے گھٹنوں تک، اور عورت کا ہتیلیوں، پاؤں اور منہ کے سوا بدن کا کوئی حصہ نمودار ہوگا، تو نماز نہیں ہوگی، نماز جماعت سے پڑھنی ہو تو پہلے اذان، اور بعد میں اقامت کہی جائے، اقامت کے ختم ہوتے ہی امام نیت باندھکر توجیہ کے بعد تکبیر تحریمہ کہتا ہوا دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے۔ اس کے بعد ناف کے نیچے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے۔ مقتدی بھی اسی طرح کریں۔ پھر مقتدی اور امام سب کے سب ثناء آہستہ پڑھیں۔ اس کے بعد امام تعوّذ اور تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھے۔ جب

سورۂ فاتحہ پڑھ چکے، تو امام اور مُقتدی دونوں آمین کہیں۔
سورۂ فاتحہ کے بعد امام قرآن شریف کی کوئی سُورت یا کم ازکم ایک بڑی آیت پڑھے، جسے قرأت کہتے ہیں۔ فجر، مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں امام سورۂ فاتحہ، اور قرأت بُلند آواز سے پڑھے، مگر ظہر و عصر میں آہستہ اور جمعہ و عیدین کی نماز میں بُلند آواز سے قیام کے وقت سب کی نظر سجدہ کی جگہ پر ہو۔ قرأت کے بعد امام آواز سے اور مُقتدی آہستہ تکبیر کہتے ہُوئے پہلے امام پیچھے مقتدی، سب کے سب رکوع کے لئے جُھکیں، رکوع میں دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کھول کر مضبوط پکڑیں، ہاتھوں کو سیدھا رکھیں۔ سر اور کمر کو ہموار کریں۔ امام اور مقتدی رکوع میں رکوع کی تسبیح تین یا پانچ دفعہ پڑھیں۔ رکوع میں نظر پاؤں کے پنجوں کی پیٹھ پر رہے۔ پھر امام آواز سے تسمیع کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ اس کے بعد ساتھ ہی مقتدی بھی کھڑے ہو جائیں۔ امام تسمیع کہہ چکے تو وہ آہستہ سے تحمید کہیں۔ امام کو تحمید اور مقتدیوں کو تسمیع کہنے کی ضرورت

نہیں۔ پھر امام آواز سے اور مُقتدی آہستہ سے، تکبیر کہتے ہُوے سجدے میں جائیں۔ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک، اور پیشانی، دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیاں ملی ہُوی ہوں اور اُن کا رُخ کعبہ کی طرف ہو۔ بازو بغلوں سے، پیٹ رانوں سے، پنڈلیاں اور باہیں زمین سے الگ رہیں۔ نظر ناک پر رہے۔ سجدے میں سب آہستگی سے سجدے کی تسبیح تین یا پانچ دفعہ پڑھیں، پھر امام بُلند آواز سے، اور مُقتدی آہستگی سے تکبیر کہہ کر اُٹھ بیٹھیں۔ کچھ ٹھہر کر پھر امام بُلند آواز سے، اس کے پیچھے مقتدی آہستگی سے تکبیر کہتے ہُوے سجدے میں جائیں۔ اور پہلی دفعہ کی طرح تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد امام بُلند آواز سے اور مُقتدی آہستگی سے تکبیر کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوں۔ اُٹھتے وقت پہلے مُنہ پھر دونوں ہاتھ، پھر دونوں گھٹنے اُٹھائے جائیں، پھر دوسری رکعت،

پہلی رکعت کی طرح پڑھی جائے۔ مگر دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھے جائیں۔ دوسری رکعت ہو چکے، تو دونوں سجدوں کے بعد تکبیر کہہ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں (عورتیں دونوں پاؤں بچھا کر) اور دائیں کو کھڑا رکھیں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے اُوپر رکھیں۔ نظر سینے پر ہو، اس وقت تشہد پڑھیں۔ اگر دو ہی رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد کے بعد دُرود اور دُعا سب کے سب آہستگی سے پڑھیں۔ پھر امام بُلند آواز سے اور مقتدی آہستگی سے پہلے دائیں، پھر بائیں طرف مُنہ کر کے سلام پھیریں۔ اگر تین، یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد کے بعد امام بُلند آواز سے، اور مُقتدی آہستگی سے تکبیر کہتے ہوئے اُٹھیں، اور باقی رکعتیں بھی اسی طرح سے پڑھیں۔ اگر فرض تنہا پڑھنا ہو تو جس طرح امام پڑھتا ہے۔ اُسی طرح پڑھے، لیکن آہستگی کے ساتھ۔ سنت نمازیں بھی اسی طرح پڑھی جائیں۔ اگر چار سنتوں میں اخیر کی دو رکعتوں میں بھی کوئی سورۃ یا بڑی آیتا

پڑھی جائے۔ لڑکیوں اور عورتوں کو بھی اسی طرح نماز
پڑھنی چاہیئے۔ مگر فرق اتنا ہے کہ وہ تکبیر کے وقت،
دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں۔ ہاتھ سینے پر باندھیں،
سجدے میں پیٹ رانوں سے ملائیں۔ تشہد میں بائیں پہلو
پر بیٹھیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں۔
اگر جماعت ہو رہی ہو تو فوراً اس کے ساتھ مل جانا چاہیئے۔
جتنی نماز جماعت کے ساتھ ملے پڑھ لی جائے۔ اور جب
امام دائیں طرف سلام پھیرے چپکے بیٹھے رہیں، اور جب
دوسری طرف سلام پھیرے تو آہستہ تکبیر کہہ کر کھڑے
ہو جائیں، اور جتنی نماز باقی رہی ہو، وہ پوری کر لی جائے۔
سلام پھیرنے کے بعد دُعا مانگنے تک کچھ وظیفہ، ورد، ذکر
یا درود شریف پڑھا جائے۔ جب امام دُعا مانگنے لگے، تو سب
آمین کہیں۔ اگر تنہا نماز پڑھ رہی ہے، تو خود دُعا مانگ لے،
عورتوں اور مردوں کی نماز کا فرق اچھی طرح ذہن
نشین ہونے کے لئے ذیل میں اُن تمام فرقوں کو نمبروار

درج کیا جاتا ہے۔

(۱) عورتین تکبیر تحریمہ میں کندھوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور مرد کانوں تک۔

(۲) عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں۔ مرد ناف کے نیچے۔

(۳) عورتیں سجدے میں ہاتھ زمین سے اور رانیں پیٹ سے ملی رکھیں۔ اور مَرد علیٰحدہ۔

(۴) عورتیں قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھیں، کہ انگلیوں کا مُنہ داہنی طرف رہے۔ اور مرد داہنا پاؤں اِس طرح کھڑا رکھیں کہ ایڑی اُوپر رہے۔

(۵) عورتیں ایک لفظ بھی بُلند آواز سے نہ پڑھیں، اور تکبیر و تشریق بھی آہستہ کہیں اور مَرد جہری میں جہر کریں۔

(۶) نمازِ جمعہ عورتوں پر فرض نہیں۔ اور مردوں پر فرض ہے۔

(۷) نمازِ عیدین عورتوں پر واجب نہیں، اور مردوں پر واجب ہے۔

(۸) جماعت عورتوں پر سنّتِ مؤکدہ نہیں۔ مَردوں پر

سنّتِ مؤکدہ ہے۔
(۹) عورتیں صرف عورتوں کی اِمامت کرسکتی ہیں۔ (یہ مکروہِ تنزیہی ہے) مگر مرد دونوں کی۔
(۱۰) عورتیں اِمام ہونگی تو درمیان میں کھڑی ہونگی، اور مرد آگے۔
(۱۱) عورت کو صفِ آخر میں زیادہ ثواب ہے۔ اور مرد کو صفِ اوّل میں۔
سجدۂ سہو۔ نماز میں کسی فرض کے چھوٹ جانے پر نماز نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کو دہرالینا ہوگا۔ دوسری صورت میں نماز ہو جائے گی۔ مگر ان چار چیزوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔
تقدیمِ رکن (مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کرنا) تکرارِ رکن (مثلاً دو رکوع کرنا) ترکِ واجب (مثلاً قعدۂ اولیٰ کو ترک کرنا) تغیرِ واجب (مثلاً قرأت بلند آواز سے پڑھنی تھی، تو آہستہ پڑھی گئی) ان حالتوں میں ایک سلام کرکے دو سجدے

کئے جائیں۔ بعد تشہد اور دُعا پڑھ کر سلام پھیریں۔ مقتدی کے سہو سے کسی پر سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔ مگر امام کے سہو سے سب پر سجدۂ سہو واجب ہے۔

سجدۂ تلاوت۔ یہ سجدہ نماز یا غیر نماز میں آیتِ سجدہ سننے کے بعد واجب ہوتا ہے۔ یہ سجدہ نماز کی شرطوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ قرآن کی جن جن سورتوں میں سجدے کی آیات ہیں، وہ سُورتیں یہ ہیں :-

اعراف۔ رعد۔ نحل۔ بنی اسرائیل۔ مریم۔ حج۔ فرقان نمل۔ سجدہ۔ صٓ۔ طٰسٓم۔ والنجم۔ انشقت۔ اقرأ۔

نماز میں حدث اگر نماز میں وضو ٹوٹ جائے، تو وضو کرکے نماز پوری کی جائے۔ اگر امام کا وضو ٹوٹ گیا ہو تو وہ بھی کسی کو اپنی جگہ مقرر کرکے وضو کے بعد نماز پوری کرے۔

بیمار اور مُسافر کی نماز۔ کسی وقت کسی حال میں (حیض اور نفاس والی عورتوں کے سوا) نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں۔ وضو نہ کرسکتا ہو تو تیمم کرکے، کھڑا نہ ہوسکتا ہو

تو بیٹھ کر، بیٹھ نہ سکتا ہو تو لیٹ کر۔ اور اگر یوں بھی نہ ہو سکتا ہو تو اشارے ہی سے نماز پڑھے۔ سفر میں چار کی بجائے صرف دو رکعت نماز فرض پڑھے۔ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے پڑھے تو پوری نماز پڑھنی چاہئے۔ امام مسافر اور مقتدی مقیم ہوں تو امام دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے اور مقتدی باقی نماز پوری کریں۔

قضا نماز کسی وجہ سے ایک یا چند نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو انہیں ترتیب کے ساتھ وقتی نماز سے پہلے پڑھ لیا جائے، مگر نماز مغرب سے پہلے نہیں۔

وتر کی نماز وتر کی تیسری رکعت میں فاتحہ اور قرأت کے بعد کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہنی چاہئے۔ پھر ہاتھ باندھکر دُعائے قنوت پڑھ کر حسب معمول رکوع میں جانا چاہئے۔

جمعہ کی نماز جُمعہ میں دو رکعت نماز فرض ہے۔ ظہر جمعہ سے ساقط ہوتی ہے۔ بے خطبہ اور بے جماعت جمعہ

جائز نہیں ۔ مُسافر ۔ بیمار ۔ غلام ۔ عورت ۔ لڑکے ۔ دیوانے اور لنگڑے کے سِوا جُمعہ سب پر فرض ہے ۔ جس پر جمعہ واجب نہیں وہ ادا کرے، تو جائز ہے ۔ جُمعہ کے روز حجامت بنوا کر نہا دھو کر اذان ہونے پر لوگ مسجد کو جاتے ہیں ۔ جب امام منبر پر چڑھتا ہے تو اُس کے سامنے اذاں دی جاتی ہے ۔ اس کے بعد امام دو خطبے دیتا ہے ۔ جس میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کے احکام کے مطابق گذشتہ ہفتہ میں جو کچھ کیا گیا اُس پر نظر ڈالنے کے بعد آئندہ ہفتہ میں افراد و جماعت کو کیا کرنا چاہئیے یادِ خداوندی کے ذریعہ بتایا جاتا ہے ۔ جسکو لوگ خاموش ادب کے ساتھ سُنکر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ یہودی لوگ صرف باتیں کرتے، اور سنتے ہیں، کام نہیں کرتے ۔

خطبے کے بعد اقامت کہہ کر دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے ۔

تراویح کی نماز رمضان میں عشا کی نماز کے بعد وِتر سے پہلے بیس رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ آخر میں وِتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔

عیدین کی نماز۔ عید فطر اور عید اضحیٰ کی نمازیں واجب ہیں۔ اِن کے لئے جماعت کا ہونا ضروری ہے، اور خطبہ آخر میں سنّت ہے۔ عیدِ فطر کے دِن نمازِ عید سے پہلے میٹھا کھانا۔ غسل اور مسواک کرنی، خوشبو لگانی، ستھرے کپڑے پہننے مُستحب ہیں۔ عید اضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ کھانا مُستحب ہے۔ اِس دن عید گاہ کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جانا چاہئے۔ نویں ذی الحجہ کی صُبح سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مقتدی اور امام دونوں پر تکبیر کہنا واجب ہے۔ دونوں عیدوں کی دو رکعت نماز کا طریقہ یہ ہے، کہ امام اور مقتدی یہ نماز اِس طرح پڑھیں، کہ پہلے تکبیرِ تحریمہ، اور ثناء پڑھی جائے۔ پھر تین تکبیریں کہی جائیں۔ اِس کے بعد فاتحہ اور قرأت کے بعد

رکوع اور سجود کریں۔ دوسری رکعت میں قرأت کے بعد
تین تکبیریں کہنے کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع میں جانا چاہئے۔
اِن نمازوں میں چھ تکبیریں، جو زیادہ ہیں۔ اِن میں ہاتھ
اُٹھانے چاہئیں۔ نماز کے بعد امام کو دو خطبے دینے
چاہئیں۔ عید اضحیٰ کے بعد قربانی دی جاتی ہے۔ جس
شخص پر فطرہ واجب ہے۔ اُس پر قُربانی بھی واجب ہے۔
قُربانی کا وقت نمازِ عیدِ اضحیٰ سے بارہویں کی شام
تک ہے۔ جانور کو ذبح کرنے کا طریق یہ ہے، کہ اُسے
لٹا اور پانی پلا کر تیز چھُری سے اس طرح ذبح کیا جائے،
کہ اس کی چاروں رگیں (نرخرہ، مری، دونوں شہ رگ)
کٹ جائیں۔ بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا جائے۔
یاد رکھو کہ اللہ کے سوا کسی کا نام لے کر کاٹا ہُوا جانور
حرام ہے۔

عید فطر سے پہلے فطرہ دیا جاتا ہے۔ فطرہ میں آدھا
صاع یعنے ایک سیر آدھ پاؤ ڈیڑھ چھٹانک چار رتی

کم گیہوں، یا اس کی قیمت فقراء کو دے دی جائے۔ فطرہ اور قربانی اس پر واجب ہے۔ جو ایک نصاب کا مالک ہو

جنازے کی نماز۔ جنازے کی نماز کا طریقہ یہ ہے، کہ نیت کے بعد تکبیر کہہ کر ثناء پڑھی جائے۔ دوسری تکبیر کہہ کر دُرود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دُعا اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیرے جائیں۔ اِس کے بعد دُعا کی جائے۔

تیسرا رُکن

روزہ

روزہ کے معنے کھانا۔ پینا، لہو و لعب، اور کُل بُری باتوں کو صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک، روزہ کی نیت سے ترک کر دینے کے ہیں۔ نفل روزے انسان جب چاہے رکھ سکتا ہے۔ ہفتہ مین ایک دن روزہ

رکھنے میں بہت ثواب اور فائدہ ہے۔

رمضان کے روزے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں۔ ان کا چھوڑنے والا فاسق، اور انکار کرنے والا کافر ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھا لیا۔ تو روزہ باطل، افطار میں دیری کی تو مکروہ، اور وقت سے پہلے افطار کیا تو فاسد ہوگا۔

رمضان میں کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھا گیا تو دوسرے دنوں میں قضا روزے رکھنے فرض ہیں۔ نذر اور کفارے کے روزے واجب ہیں۔ رمضان کے روزہ کی نیت کا وقت رات سے دوپہر تک ہے۔ مگر رات ہی کو کر لینا اولیٰ ہے۔

روزے کے لئے آدھی رات سے صبح کاذب تک سحری کھانی سنت ہے۔ سحری میں جو غذا کھائی جائے، وہ سادہ عمدہ، سستی اور تھوڑی ہو۔

مطلع صاف نہ ہو، اور چاند دکھائی نہ دیتا ہو تو رمضان کے چاند کے واسطے ایک عادل (جو کبیرہ گناہ

نہ کرتا، اور صغیرہ سے بچتا ہو) شخص کی خبر کافی ہوسکتی ہے۔ مگر شوال اور ذی الحجہ کے چاند کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کی ضرورت ہے۔ اگر آسمان پر ابرو غبار نہ ہو تو ضروری ہے کہ بہت سے سچے آدمی گواہی دیں۔

روزہ رکھ کر اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کھا یا پی لے، تو اس پر اس روزے کی قضا اور کفارہ دونو لازم آئینگے۔ ایک روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے، یا متواتر دو مہینے روزے رکھے جائیں۔ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ کفارہ صرف رمضان کے روزے کو جان بوجھ کر فاسد کرنے سے لازم آتا ہے۔ دوسری صورتوں میں صرف قضا ضروری ہے۔

مسافر، حاملہ عورت، وہ مریض، جسے روزہ رکھنے سے مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، وہ دودھ پلانے

والی عورت جسے روزہ رکھنے سے اپنی یا اپنے بچّے کی جان کا ڈر ہو، یہ سب روزہ نہ رکھیں۔ مگر جب عذر جاتا رہے تو قضا روزے رکھ لیں۔ ضعیف آدمی روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو ایک مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار مین کھانا دے۔

اعتکاف رمضان میں ایک ساعت یا ایک دن رات یا اس سے زیادہ کسی مسجد میں، جس میں جماعت ہوتی ہو، ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں، جو سنّتِ مؤکدہ ہے۔ معتکف یعنی اعتکاف کرنے والے کو مسجد میں کھانا پینا، سونا وغیرہ جائز ہے۔ عورتین گھر میں اعتکاف کر سکتی ہیں۔ اعتکاف، رمضان کے آخری دس دن میں سنّتِ مؤکدہ ہے۔

چوتھا رکن
زکوٰۃ

اصلی حاجت سے زیادہ نصاب کے موافق جو مال، چاندی، سونے یا تجارت کا ہو، اس پر ایک سال گزر چکا

ہو، اور اس کا مالک عاقل و بالغ مسلمان ہو، اس پر زکوۃ فرض ہے۔ نصاب اور اس سے زیادہ مویشیوں پر بھی زکوۃ فرض ہے۔ کھانے کا غلہ۔ گھر کے اسباب پہننے کے کپڑے وغیرہ چیزیں، جو حاجت سے زیادہ نہ ہوں۔ قابلِ زکواۃ نہیں۔

زکواۃ کا نصاب ساڑھے باون تولے چاندی، ساڑھے سات تولے سونا یا اس کی قیمت کی دوسری چیزیں نصاب زکواۃ ہیں۔

زکواۃ میں ان کے چالیسویں حصے کے حساب سے زکواۃ دینی پڑتی ہے۔

زکواۃ کے مصرف یعنے، جہاں مالِ زکواۃ خرچ کرنا چاہئے سات ہیں (۱) فقیر جو مالکِ نصاب نہ ہو (۲) مسکین، جو کچھ نہ رکھتا ہو۔ (۳) صدقات کی وصولی کرنے والا۔ (۴) غلام کی آزادی کے لئے (۵) قرضدار (۶) فی سبیل اللہ (۷) مسافر۔

اگر بد قسمتی سے بیت المال اور امیر المسلمین نہ ہو تو زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے، کہ وہ خود اپنی زکوٰۃ کی رقم سب مدّوں میں خرچ کرے، یا ایک ہی میں۔ جن مدّوں میں زکوٰۃ کی رقم کا خرچ کرنا جائز نہیں، وہ یہ ہیں:۔

(۱) مسجد بنانی (۲) میّت کو کفن دینا (۳) میّت کا قرض ادا کرنا (۴) غلام خرید کر آزاد کرنا۔ (۵) اپنے باپ، دادا، نانا، نانی وغیرہ کو دینا (۶) اپنی اولاد، پوتا، پوتی، بیٹا بیٹی وغیرہ کو دینا۔ (۷) خاوند کا اپنی بیوی کو دینا (۸) بنی ہاشم کو دینا۔ (۹) مالکِ نصاب کو دینا۔

پانچواں رکن

حج

آزاد، مکلف، تندرست، مستطیع، اور غیر قرضدار مسلمان پر عمر میں ایک بار حج فرض ہے۔ ذی الحجہ کے سوا دوسرے مہینوں میں جو حج کیا جاتا ہے۔ اُس کو عمرہ کہتے ہیں۔ حج کے لئے مکہ جاتے ہیں۔ اور زیارت کے لئے مدینۂ منورہ۔ حج کے لئے احرام باندھنا شرط ہے۔ حج میں دو چیزیں فرض ہیں۔ عرفات میں قیام کرنا۔ اس کے بعد طواف کعبہ کرنا۔ اوّل طواف قدوم سنت۔ دوّم طواف زیارت فرض۔ سوّم طواف وداع واجب ہے۔ حج میں پانچ چیزیں واجب ہیں۔ (۱) صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا (۲) مزدلفہ میں قیام کرنا (۳) کنکر مارنا (۴) سر کے بال کترانا یا منڈھوانا (۵) طواف۔ دیگر سنتیں اور مستحبات حج میں ان کے علاوہ ہیں۔

تتمہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر کہ زندگی کے پانچ رُکنوں
کی پاکی و صفائی کے لئے قرآن یا اسلام کے پانچ
رُکن بیان کردئے گئے۔ اب تتمہ کے طور پر چند لفظ نکاح
اور تدفین کے متعلق ذکر کرنے کے بعد یہ کتاب ختم
ہو جائیگی۔ اِن ذکر کئے ہوئے احکام کے فائدے، اور
حقیقتیں تم اگلی کتاب "حقائق القرآن" میں پڑھو گے۔

تدفین کوئی مسلمان جب مرنے لگے تو اُس کا سر شمال
کی طرف کئے، دائیں کروٹ پر لٹاکر اُسے کلمۂ شہادت،
یا قرآن مجید کی کوئی سورت سُنائی جائے۔ مرنے کے
بعد دونوں جبڑے اور آنکھیں بند کردی جائیں۔ خوشبو
جلائی جائے۔ پھر اسے غسل دے کر کفن دیا جائے۔ کفن
میں ایک تہ بند اور ایک چادر اور کفنی مرد کے لئے،
اور عورت کے لئے تہ بند۔ چادر۔ کفنی۔ اوڑھنی، اور

سینہ بند یا صرف تہ بند، اوڑھنی اور چادر بھی کافی ہیں
کفن اس طرح پہنایا جائے، کہ پہلے چادر بچھا کر اس پر تہ بند
اور اسپر میت کو کفنی پہنا کر لٹا دیا جائے۔ پہلے تہ بند کو داہن
طرف سے لپیٹیں۔ پھر اسی طرح چادر کو۔ عورت ہو تو اسے
پہلے سینہ بند اور کفنی پہنائیں۔ پھر سر کے بالوں کے دو حصّے
کرکے اوڑھنی اُڑھائیں۔ اس کے بعد تہ بند اور چادر اُڑھا
دیں، اور کفنی کے کھل جانے کا اندیشہ ہو تو دونوں
طرف سے باندھ دیا جائے۔ پھر جنازے میں میّت کو لے
جاکر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ نماز جنازہ کے بعد میّت
کو لحد میں قبلے کی طرف سے اُتارا جائے۔ اور اس کا مُنہ
قبلے کی طرف کرکے رکھتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّتِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ کہہ کر لٹا دیا جائے۔ ڈوری کھول دیں۔ لحد کو کچّی
اینٹوں، یا بانس سے بند کریں۔ پھر ساری قبر کو مٹّی سے،
بھر کر قبر بنا دیں، اور دُعا کریں۔

نکاح۔ نکاح سنّتِ مؤکدہ ہے۔ اس میں ایجاب و قبول

یعنے دو گواہوں کے سامنے، عورت و مَرد کی رضامندی شرط ہے۔ عورت کو خاوند کا نام بتا دیا جائے۔ مہر کم سے کم دسؔ درم ہونا چاہئے، کہ خاوند سہولت کے ساتھ اُس کو ادا کر سکے۔ کیونکہ یہ ایک قرض ہے جس کی عدمِ ادائیگی مستوجب عذاب ہے۔ مَرد پر نان و نفقہ، اور عورتوں پر شوہر کی اطاعت واجب ہے۔ جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ وہ یہ ہیں :۔

ماں۔ دادی۔ نانی۔ پھوپی۔ خالہ۔ اور بہنیں بھائی بہن کی اولاد۔ اپنی اور اپنی اولاد کی اولاد اور اُن کی بیبیاں۔ باپ۔ دادا۔ نانا۔ نانی کے ازواج اور اولاد۔ بیوی کی ماں، نانی، دادی، مَرد پر، اور عورت پر، شوہر کا باپ، نانا، دادا وغیرہ۔ دایہ اور اُس کی ماں بہنیں وغیرہ۔ زوجہ کی بہن۔ خالہ۔ پھوپی وغیرہ۔ جب تک کہ بیوی اُس کے نکاح میں ہے۔

مشرک مرد، اور عورتیں اور اہلِ کتاب مرد، جب تک مُسلمان نہ ہوں۔ اور جب تک ایک عورت کسی کے نکاح یا عدّت میں ہو۔

رضاعت دو یا ڈھائی سال کے اندر بچّہ اپنی ماں، کے سوا جس کا دُودھ پیئے گا۔ وُہ اور اُس کا خاوند بچّے کے رضاعی ماں باپ قرار پائیں گے۔ ان کے حقیقی بچّے پر جو عورتیں، یا مَرد نکاح میں حرام قرار پائیں گے، اِس پر بھی حرام ہوں گے۔

طلاق۔ طلاقِ رجعی اُس کو کہتے ہیں، کہ ایک، یا دُو بار طلاق دے۔ اس کے بعد اختیار رہتا ہے، کہ مدّت گذرنے سے پہلے رجوع کرے، یعنے طلاق سے باز آئے۔

طلاقِ بائنہ اس کو کہتے ہیں، کہ بائنہ کے لفظ یا نیت سے اِشارتًا طلاق دے۔ یا رجعی کی عِدّت گزر جائے۔ یا عورت کی طلب سے مال، یا مہر کے عوض میں طلاق دے۔ اسمیں جبتک مرد اور عورت اپنی رضامندی سے دوبارہ نکاح نہ کریں، عورت حلال نہوگی۔

ضمیمہ

چہل حدیث

یعنے

سردارِ دو عالم کی چالیس ۴۰ انمول نصیحتیں

(آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری چالیس حدیثوں کو یاد رکھیگا اور ان کو اپنا معمول بنائیگا وُہ قیامت میں مجھے اپنا شفیع پائیگا)

۱۔ خُدا کے پاس سب سے پیاری بات والدین کی اطاعت ہے۔

۲۔ ماں باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی عُمر کو بڑھاتی ہے۔

۳۔ سچائی نیکی کی طرف، اور نیکی خُدا کی طرف لے جاتی ہے۔ جھوٹ، گناہوں کی طرف، اور گناہ جہنّم کی طرف لے جاتے ہیں۔

۴۔ علم کا حاصل کرنا، ہر مُسلم مرد و عورت پر فرض ہے۔

۵۔ ایک صحابی نے حضورؐ سے پوچھا۔ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا، علم تین بار پوچھا، تینوں بار فرمایا، علم، اس نے کہا۔ حضور! میں عمل کے بارے میں پوچھتا ہوں، فرمایا، علم کے ساتھ تھوڑا عمل بغیر علم کے بہت سے عمل سے بہتر ہے۔

۶۔ موت کے بعد سب کو پشیمانی ہے۔ بد کی پشیمانی یہ ہے کہ اس نے نیکی کیوں نہ کی۔ نیک کی پشیمانی یہ ہے کہ اس نے نیکی زیادہ کیوں نہ کی۔

۷۔ ایک شخص نے تین مرتبہ پوچھا کہ نوکر کو کتنی دفعہ معاف کروں۔ حضور چپ رہے۔ چوتھی مرتبہ پوچھا، تو فرمایا۔ ستّر بار۔

۸۔ ایک عورت اس لئے جہنم میں گئی، کہ اس نے ایک بلّی کو باندھ رکھا تھا، نہ اُسے کھلاتی تھی، نہ چھوڑتی تھی۔

۹۔ اگر کسی چڑیا کو بے سبب مارو گے، تو قیامت میں وہ چڑیا تُم پر فریادی ہوگی۔

۱۰۔ جب آدمی خُدا سے محبّت کرنے لگتا ہے، تو خدائی اس سے محبت کرنے لگتی ہے۔

۱۱۔ ہر چیز کی صاف کرنے والی ایک چیز ہوتی ہے۔ اور دل کو صاف کرنے والی چیز، یادِ خدا" ہے۔

۱۲۔ تم دن میں پانچ مرتبہ غُسل کرو، تو کیا تمہارے بدن پر مَیل رہ جائیگا؟ یہی مثال نماز کی ہے!

۱۳۔ پاکی آدھا ایمان ہے۔

۱۴- سب سے پیارا کام وہ ہے، جو اپنے وقت پر کیا جائے۔

۱۵- اللہ اس بندے سے خوش ہوتا ہے، جو کھائے، تو شکر کرے، پیئے تو شکر کرے۔

۱۶- حضورؐ نے کبھی کسی کھانے کا نام نہیں دھرا۔

۱۷- ہر نیکی حیا سے ہے، اور حیا ایمان سے۔ ہر بدی بے حیائی سے ہے اور بے حیائی آگ سے۔

۱۸- مسلمان وہ ہے، جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان دکھ نہ پائیں۔

۱۹- جسکو جانتے ہو، اور جسکو نہ جانتے ہو، سب کو سلام کرو۔

۲۰- مومن کی مثال ایک جسم کی ہے، کہ ایک عضو دکھنے لگتا ہے، تو سب اعضا بے چین ہو جاتے ہین۔

۲۱- جس نے مومن کو خوش کیا، اس نے مجھے خوش کیا۔ جس نے مجھے خوش کیا۔ اس نے خدا کو خوش کیا۔ جس نے خدا کو خوش کیا، اُسنے نجات پائی

۲۲- مومن خدا کی مرضی کو اپنی مرضی بناتا ہے۔

۲۳- اگر تم چاہو کہ خدا تمہاری مشکلوں کو آسان کر دے۔ تو تم دوسروں کی مشکلوں کو آسان کر دیا کرو۔

۲۴- اپنا کوڑا بھی اگر گر جائے، تو خود اٹھالو- اپنی مدد آپ کرو-

۲۵- حرص سے بچو، کہ آسمان بھی اس کا پیٹ نہیں بھر سکتے-

۲۶- جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں-

۲۷- جس کے دل مین رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت مین داخل نہیں ہوگا-

۲۸- بہشت مین وہ لوگ داخل ہوں گے، جن کے دل چڑیوں کے جیسے نرم ہوں-

۲۹- امانت دار اور سچے تاجر نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، اور صالحوں کی صف میں ہوں گے-

۳۰- پانی پیو، تو پیالے میں سانس نہ چھوڑو-

۳۱- راستوں مین غلاظت ڈالنے سے بچو-

۳۲- پُر خوری تمام بیماریوں کی جڑ ہے-

۳۳- جب کوئی چھینکے، تو الحمد للہ کہے، دوسرا یرحمک اللہ کہے-

۳۴- رات کو سوتے وقت وضو کر کے داٸیں کروٹ لیٹ کر خدا کی یاد میں سو جاؤ-

۳۵۔ کوئی چیز کھڑے ہو کر نہ پیو۔
۳۶۔ جب جمائی آئے، تو مُنہ پر ہاتھ سے آسرا کرلو۔
۳۷۔ راستے سے بُری چیزوں کو ہٹا دو۔
۳۸۔ جب تُم مُرغ کی آواز سُنو، تو اُٹھ کر خدا کا فضل مانگو۔
۳۹۔ جب تُم سے کسی کا قصور ہو جائے، تو معافی چاہ لیا کرو۔
۴۰۔ ایک شخص نے دریافت کیا۔ کون میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ مکرّر بلکہ سہ کرّر فرمایا تیری ماں۔ پھر تیرا باپ۔ پھر تیرا قریبی رشتہ دار۔ پھر اس سے کم قریبی رشتہ دار۔

دُعا

پیارے بچّو، اور بچیو! جو کچھ تُم نے اِس کتاب میں پڑھا ہے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اِس کتاب کی مُصنفہ، اور اُس کے بچّے کے لئے دُعائے خیر کرو، اللہ کرے، کہ تم پھولو اور پھلو۔ تمہیں دن دُونی رات چوگنی ترقی نصیب ہو، تمہارے باپ دادوں کا نام تم سے جگے، اور اللہ وہ دن لائے، کہ تمہارے ذریعے دینِ محمدؐ کا بول بالا ہو۔

دین! دینِ محمدؐ!!
زندہ باد!!!

لَتَرکَبُنَّ طَبقاً عَنْ طَبَقٍ۔ تم کو بتدریج اُوپر چڑھنا ہے۔ (قرآن)

مُسلمان بچّوں اور بچّیوں کا

نصبُ العین

میں تاریک گھر کا اُجالا بنوں گا — جہاں میں جواں اِک نرالا بنوں گا

سمجھدار اور ہوش والا بنوں گا — بڑا آدمی لامحالا بنوں گا

میں ہر روز اعلےٰ سے اعلیٰ بنوں گا

جو آنکھوں سے دیکھوں گا سچ سچ کہوں گا — کسی کو میں دُکھ دینے والا نہ ہوں گا

شفقت کروں گا مصیبت سہوں گا — میں ہر حال میں شکر کا دَم بھروں گا

میں ہر روز اعلےٰ سے اعلےٰ بنوں گا

جہاں جاؤں گا میں اُجالا کروں گا — صداقت کا میں بول بالا کروں گا

شکایت کروں گا نہ شکوہ زباں سے — مُصیبت غریبوں کی ٹالا کروں گا

میں ہر روز اعلےٰ سے اعلیٰ بنوں گا

رہِ نیک مرداں کی میں گرد ہوں گا — ہُوا اگر میں اُستاد ہمدرد ہوں گا

میں دنیائے تعلیم میں فرد ہوں گا — بڑے عزم والا جوانمرد ہوں گا

میں ہر روز اعلےٰ سے اعلیٰ بنوں گا

جو لیڈر بنوں گا تو بس سچّا لیڈر — جو مُنصف بنوں گا تو بس عدل گستر

کروں گا غریبوں کی امداد اکثر — رکھوں گا یتیموں کے میں ہاتھ سر پر

میں ہر روز اعلےٰ سے اعلیٰ بنوں گا

2146

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر

اس کتاب کے بابت

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا

حسین احمد صاحب مدنی

صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کی رائے

"یہ نہایت مبارک سلسلہ ہے"

مولانا سید سلیمان ندوی

دارالمصنفین اعظم گڑھ

کی رائے

"میں اس کتاب کو پسند اور
اسکے رواج و اشاعت کو مفید
سمجھتا ہوں"

حضرت شاہ سلیمان صاحب پھلواروی

صدر بزم صوفیہ کی رائے

"میں اس کتاب کو بیحد
مفید خیال کرتا ہوں"

سید الاحرار حضرت سید فضل الحسن

حسرت موہانی مدظلہ

کی رائے

"یہ کتاب ہر حیثیت سے دید کے
قابل اور ستائش کی مستحق
ہے"